



حمید ابن مسلم کا نام کا درست تلفظ: حُمید بن مسلم ازدی ہے جو واقعہ کربلا کی روایات نقل کرنے والوں میں سے ہے۔ یہ روز عاشورا عمر بن سعد کا وہ سپاہی تھا جس نے شمر بن ذی الجوشن کو حضرت امام سجاد کو قتل کرنے کے ارادہ سے باز رکھا اور خیام کو آگ لگانے میں آڑے آیا۔ عمر بن سعد کے حکم سے وہ حضرت امام حسینؑ کا سر خولی کے ہمراہ عبید اللہ بن زیاد کے پاس لے کر گیا۔

اس نے واقعہ کربلا کے بعد توابین کے قیام میں شرکت کی۔ ان کی شکست کے بعد مختار کا قرب حاصل کرنے کی کوشش میں رہا لیکن جب دیکھا کہ وہ قاتلین امام حسینؑ کے بدلے کے در پہ ہے تو مختار سے دور ہو گیا۔ مختار کے ساتھیوں نے اس کا پیچھا لیکن وہ اسے گرفتار نہ کر سکے۔

واقعہ عاشورا

یہ روز عاشورا عمر بن سعد کے ان سپاہیوں میں سے تھا جس نے شمر بن ذی الجوشن کو حضرت سجاد کو قتل کرنے کے ارادہ سے باز رکھا اور خیام کو آگ لگانے میں آڑے آیا۔ [1]۔ عمر بن سعد کے حکم سے وہ حضرت امام حسینؑ کا سر خولی کے ہمراہ عبید اللہ بن زیاد کے پاس لے کر گیا۔ [2] اس کا عمر بن سعد [3] اور ابراہیم بن مالک اشتر [4] سے دوستانہ رابطہ تھا۔ واقعہ عاشورا کے عمر بن سعد نے اسے اپنی کامیابی اور سلامتی کی خبر اپنے اہل خانہ کو پہچانے کیلئے بھیجا۔ [5] شیخ طوسی نے اسے حضرت امام سجاد کے صحابیوں میں سے شمار کیا ہے۔ [6] کربلا کا راوی

کربلا کے بہت سے واقعات اس کے توسط سے نقل ہوئے ہیں۔ [7] ابو مخنف نے سلیمان بن راشد اور صعقب بن زبیر [8] جیسے افراد کے ذریعے سے حمید سے واقعہ کربلا کی روایات نقل کی ہیں۔ سلیمان کی روایت شمر بن ذی الجوشن کے کربلا کی جانب سفر سے شروع ہوتی ہے اور عبد اللہ بن عقیف کی شہادت پر ختم ہوتی ہے۔ طبری نے بھی ابو مخنف کے توسط سے اس کی اکثر روایات نقل کی ہیں اور توابین [9] اور مختار کے قیام کی روایات

اسی سے منقول ہیں۔

روایات

اس سے منقول بعض روایات درج ذیل ہیں:

• عبید اللہ ابن زیاد کا عمر بن سعد کی طرف خط جس میں پانی بند کرنے کا حکم درج تھا۔ [10]

• ساتویں محرم کو حضرت عباس کا پانی لانے کیلئے جانا۔ [11]

• عمر بن سعد کے حکم سے جنگ کا آغاز۔ [12]

• حضرت علی اکبر کے سرہانے حضرت امام حسینؑ کی گفتگو۔ [13]

• قاسم بن حسن کی شہادت اور ان کی لاش کے پاس امام حسینؑ کی گفتگو۔ [14]

• امام حسینؑ کی اپنے اصحاب کی شہادت کے بعد سے لے کر آپ کی شہادت تک کی آپ کی کیفیت کا

بیان۔ [15] -

• امام حسینؑ کو شہید کرنے کے متعلق عمر بن سعد کے سپاہیوں میں اختلاف یا امام سجادؑ کی اسیری [16]

اور شمر بن ذی الجوشن کے امام سجاد کو شہید کرنے کا ارادہ [17] -

• اپنے اور خولی کے عبید اللہ ابن زیاد کے پاس امام حسینؑ کے سر لے جانے کی خبر [18]۔

• عمر بن سعد کی طرف سے اس کے اہل خانہ کو سلامتی اور کامیابی کی خبر پہنچانے اور اس کے واپس آنے

کی خبر [19]۔

• دندان مبارک کے ساتھ ابن زیاد کی بے حرمتی اور زید بن ارقم کا اعتراض [20]۔

• عبید اللہ کی مجلس میں حضرت زینبؑ کے ورود اور عبید اللہ ابن زیاد سے ان کی گفتگو کی روایت [21]۔

• عبد اللہ بن عفیف کی شہادت، مسجد کوفہ میں اس کے خطبے اور اس کے اعتراض کی روایت [22]۔

قیام توابعین

واقعہ کربلا کے بعد سلیمان بن صرد کے ہمراہ عین الوردہ گیا [23] اور توابعین کے قیام میں شرکت کی نیز اس

قیام کی روایات کا راوی بھی ہے [24]۔

قیام مختار

عبید اللہ ابن زیاد کے زندان میں مختار کی اسیری کے وقت کی اس کے ساتھ ہونے والی گفتگو کی روایت نقل کی

ہے [25]۔ مختار کے قیام سے پہلے ابراہیم بن مالک اشتر سے دوستی رکھتا تھا اور اس کے ساتھ مختار کے ساتھ

ملاقاتوں میں ہمراہی کرتا تھا۔ [26]

قیام مختار میں سائب بن مالک اشعری کے ذریعے اس کا تعاقب ہوا۔ وہ اور اصلخب کے دو بیٹے عبد اللہ اور

عبد الرحمن کے ساتھ قبیلۂ عبد القیس [27] کی طرف فرار ہو گئے۔ دونوں بیٹے تو گرفتار ہو گئے لیکن حمید بن

مسلم نجات پا نے میں کامیاب ہو گیا [28]۔ اس ساری خبر کو اس نے خود نقل کیا ہے [29]۔ اس حوالے سے اس نے

جو اشعار کہے ان کا ترجمہ درج ذیل ہے :

جب مجھے کسی نجات کی کوئی امید نہ تھی۔ تو نے دیکھا میں کس طرح اس وحشت سے نجات پائی۔ [30] -

حوالہ جات

1.

• طبری، تاریخ، ج ۵، ص ۲۳۸؛ ابن کثیر، البدایہ و النہایہ، ج ۸، ص ۱۸۳۔

• طبری، تاریخ، ج ۵، ص ۲۵۵؛ ابن اثیر، الکامل، ج ۴، ص ۸۰؛ بلاذری، انساب الاشراف، ج ۳، ص ۲۰۶؛ ابن نما،

- مثير الاحزان، ص ٨٢؛ سيد بن طاوس، لهوف، ص ١٢٢؛ طبرسى، اعلام الورى، ص ٢٥١؛ مفيد، الارشاد، ج ٢، ص ١١٣.
- دینوری، اخبار الطوال، ص ٢٦٠.
 - طبرى، تاريخ، ج ٦، ص ١٨.
 - طبرى، تاريخ، ج ٥، ص ٢٥٦؛ ابن كثير، البدايه و النهايه، ج ٨، ص ١٩٠.
 - طوسى، رجال، ص ١١٢.
 - طبرى، ج ٥، ص ٤١٢، ٤١٤، ٤٢٩، ٤٣٨، ٤٤٦، ٤٤٧، ٤٥١، ٤٥٣، ٤٥٦، ٤٥٧.
 - ابن كثير، البدايه و النهايه، ج ٨، ص ١٨٨؛ طبرى، تاريخ، ج ٥، ص ٢٥٢، ٢٢٩.
 - طبرى، تاريخ، ج ٥، ص ٥٥٤-٥٥٥، ٥٩٧، ٥٩٨، ٦٠٠-٦٠٧.
 - طبرى، تاريخ، ج ٥، ص ٥٥٤-٥٥٥، ٥٩٧، ٥٩٨، ٦٠٠-٦٠٧.
 - طبرى، تاريخ، ج ٥، ص ٤١٢.
 - طبرى، تاريخ، ج ٥، ص ٤٢٩.
 - طبرى، تاريخ، ج ٥، ص ٤٤٦؛ مجلسى، ج ٤٥، ص ٤٤.
 - طبرى، تاريخ، ج ٥، ص ٢٢٤-٢٢٨؛ ابن نما، مثير الاحزان، ص ٦٩-٧٠؛ طبرسى، اعلام الورى، ص ٢٢٥؛ مفيد، الارشاد، ج ٢، ص ١٠٤؛ اصفهاني، مقاتل الطالبين، ص ٩٣.
 - طبرى، تاريخ، ج ٥، ص ٤٥١، ٤٥٢-٤٥٣؛ طبرسى، اعلام الورى، ص ٢٥٠؛ مفيد، الارشاد، ج ٢، ص ١١١.
 - طبرى، تاريخ، ج ٥، ص ٤٥٤، ٤٣٨.
 - طبرى، تاريخ، ج ٥، ص ٤٣٨.
 - طبرى، تاريخ، ج ٥، ص ٤٥٥.
 - طبرى، تاريخ، ج ٥، ص ٤٥٥.
 - طبرى، تاريخ، ج ٥، ص ٢٥٦؛ ابن كثير، البدايه و النهايه، ج ٨، ص ١٩٠.
 - طبرى، تاريخ، ج ٥، ص ٢٥٨؛ ابن كثير، البدايه و النهايه، ج ٨، ص ١٩٢؛ ابن نما، مثير الاحزان، ص ٩٠.
 - طبرى، تاريخ، ج ٥، ص ٤٥٩-٤٥٨.
 - طبرى، تاريخ، ج ٥، ص ٥٩٨؛ مجلسى، بحار الانوار، ج ٤٥، ص ٣٦١.
 - طبرى، تاريخ، ج ٥، ص ٥٥٤-٥٥٥، ٥٩٧، ٥٩٨، ٦٠٠-٦٠٧.
 - طبرى، ج ٥، ص ٥٨١؛ ابن كثير، البدايه و النهايه، ج ٨، ص ٢٥٠.
 - طبرى، تاريخ، ج ٦، ص ١٨.
 - طبرى، تاريخ، ج ٦، ص ٥٨.
 - طبرى، تاريخ، ج ٦، ص ٥٨؛ بلاذرى، انساب الاشراف، ج ٦، ص ٤٠٩.
 - طبرى، تاريخ، ج ٦، ص ٥٨.
30. • طبرى، تاريخ، ج ٦، ص ٥٨؛ بلاذرى، انساب الاشراف، ج ٦، ص ٤٠٩.

مآخذ

- ابن نما حلى، مثير الأحزان، انتشارات مدرسه امام مهدى (عج)، قم، ١٢٠٦ق.
- ابن اثير، على محمد، الكامل فى التاريخ، دار صادر، بيروت، ١٣٨٥ق/١٩٦٥ء
- ابن كثير دمشقى، اسماعيل بن عمر، البدايه و النهايه، دارالفكر، بيروت، ١٢٠٤ق/١٩٨٦ء

- اصفهانی، ابو الفرج علی بن الحسین، مقاتل الطالبیین، تحقیق: سید احمد صقر، دار المعرفه، بیروت، بی.تا.
- بلاذری، احمد بن یحیی، انساب الأشراف (ج ۳)، البلاذری، تحقیق: محمد باقر محمودی، دار التعارف للمطبوعات، بیروت، ۱۹۷۷ق/۱۳۹۷ء
- بلاذری، احمد بن یحیی، کتاب جمل من انساب الأشراف، تحقیق: سهیل زکار و ریاض زکلی، دار الفکر، بیروت، ۱۴۱۷ق/۱۹۹۶ء
- دینوری، احمد بن داود، الأخبار الطوال، تحقیق: عبد المنعم عامر مراجعه جمال الدین شیال، منشورات الرضی، قم، ۱۳۶۸ش.
- رازی (ابن مسکویه)، تجارب الأمم، تحقیق: ابو القاسم امامی، تهران، سروش، ۱۳۷۹ش.
- سید طاوس، علی بن موسی، اللہوف، انتشارات جهان، تهران، ۱۳۴۸ ش.
- طبرسی، فضل بن حسن، إعلام الوری، دار الکتب الإسلامیہ، تهران.
- طبری، محمد بن جریر، تاریخ الأمم و الملوک، تحقیق: محمد أبو الفضل ابراهیم، دارالتراث، بیروت، ۱۳۸۷ق/۱۹۶۷ء
- طوسی، رجال الشیخ الطوسی، انتشارات اسلامی جامعہ مدرسین، قم، ۱۴۱۵ق.
- مجلسی، بحار الأنوار، مؤسسہ الوفاء، بیروت، ۱۴۰۲ق.
- مسعودی، علی بن حسین، مروج الذهب و معادن الجواهر، تحقیق: اسعد داغر، قم، دار الهجرة، چ دوم، ۱۴۰۹.
- مفید، الإرشاد، انتشارات کنگره جهانی شیخ مفید، قم، ۱۴۱۳ ق